حسنِ تفسیر از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر میں ادبی و جمالیاتی رنگ

عاصم نعیم*

محمد آصف علی خان**

Generally there are two main methods of explaining the Qur'an: one is called traditional way and it is the act of commenting on the Qur'an using traditional sources. This classical tafsir method is agreed upon by all scholars. There is no doubt that it is the most used way. The second one is called opinion-oriented way which is use of reason to form an opinion-oriented tafsir. This method is not interpretation by mere opinion, which is prohibited, but rather opinions must be based on the main sources. Its most important feature is the inclusion of the opinions of the commentator, thus forming an objective view on Qur'anic verses. In this article a critical analysis of "Husn-e-Tafseer" is being presented which is written by Dr. Naseer Ahmed Nasir who is a famous scholar of "aesthetics" a branch of philosophy dealing with the study of beauty. He wrote many books on aesthetics including his beautiful work "Husn-e-Tafseer" in three volumes. As far as "Husn-e-Tafseer" is concerned it can be counted in the second category easily. Because in his quranic explanation Dr. Naseer Ahmed Nasir tries to explore the Holy Qur'an with the reference of philosophy of aesthetics. The writer claims that it is a unique effort because his work is matchless throughout the Muslim world. Actually Aesthetics is a successful attempt to view and to discover the beauty of the universe. Human being is a part of its beauty and the Holy Qura'n invites this beautiful creature of the Allah Almighty to create a very beautiful society to live in. Dr. Naseer Ahmed Nasir tries to put before the world this aspect of the Holy Qur'an. Therefore it is a dire need of our age that a critical and complete survey of this Quranic explanation should be presented.

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر عالمِ اسلام کے ایک معروف اسلامی سکالر، فلسفی، اور ممتاز ماہر

* لیکچرر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

** اسسٹنٹ پروفیسر، واپڈا ڈگری کالج، تربیلا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مالیات ہیں۔ ان کی توجہ و تحقیق کا مرکز دین اسلام کا جمالیاتی پہلو ہے۔ انہوں نے سیرت النبی ﷺ اور قرآن کریم کے حسن و جمال کو دنیا کے سامنے بہت عمدہ انداز میں پیش کرنے کا منفرد اعزاز حاصل کیا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ پر ان کی تصنیف "پیغمبرِ اعظم و آخر" عہدِ حاضر کی بہترین کتبِ سیرت میں سے ایک تھی جسے رابطہ الادب الاسلامی کی جانب سے بہترین کتاب کا ایوارڈ ملا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کا خاص موضوع، اسلام اور جمالیات ہے۔ انہوں نے اسلام اور خصوصاً قرآن میں جمالیات کی تلاش کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ ان کی ایک اہم علمی کاوش "جمالیات - قرآنِ حکیم کی روشنی میں" کے نام سے شائع ہوئی۔ مصنف کی دیگر کتب میں ی تمنا آرزوئے حسن، فلسفہ توحید، فلسفہ حسن، حریفِ آدم، حسنِ انقلاب، اسلامی معاشرے کی تعمیرِ نو، اسلامی ثقافت، کتابِ زندگی، روودادِ سفر حجاز، قرآن و انسان رسالت، قرآن و انسان آخرت، شیطان کا جمالیاتی فریب، سرگزشتِ فلسفہ، سوچ، اور، تاریخِ جمالیات اہم ہیں۔ جمالیات پر ڈاکٹر صاحب کی متعدد تصانیف موجود ہیں۔ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کی تحریر فرمودہ قرآن کریم کی تفسیر، جو "حسنِ تفسیر" کے نام سے موسوم ہے۔ دنیائے اسلام میں اولیت و انفرادیت کے شرف کی حامل ہے۔ خود مصنف کا بھی یہی دعویٰ ہے۔ (۱)

اس کے علاوہ ان کا قرآن کریم کا ترجمہ "حسنِ قرآن" کے نام سے دستیاب ہے، جو دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ "حسن تفسیر" تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ ۱۹۹۴ء میں فیروز سنز لاہور نے اسے پہلی بار شائع کیا۔ جلد اول ۹۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ جلد دوم میں سورۂ بقرہ کی پہلی ۳۹ آیات کی تفسیر کا بیان ہے۔ اور اس کے صفحات کی تعداد ۶۸۷ ہے۔ جلد سوم میں سورۂ بقرہ کی ۴۰ تا ۱۵۰ آیات کی تفسیر ہے۔ اس جلد کے صفحات کی تعداد ۶۴۴ ہے، تینوں جلدوں کے کل صفحات کی تعداد ۲۲۶۵ ہے۔ اس سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آگے کی آیات اور سورتوں کی تفسیر شائع نہیں ہوئی چنانچہ یہ ایک نامکمل تفسیری کاوش ہے لیکن اس کے باوجود اس کی اہمیت کم نہیں ہوتی۔

"حسن تفسیر" کی پہلی جلد میں ایک بسیط مقدمہ اور ایک دیباچہ شامل ہے مقدمہ میں قرآن کریم کو سمجھنے کی شرائط پر بحث کی گئی ہے۔ جبکہ دیباچہ میں قرآن پاک کی اہم خصوصیات، معنوی اساسیات، اعجازات و عجائبات، اسلام کے نظام تعلیم وتربیت اور قرآن کریم کے لغوی فارمولے پر منفرد مباحث پیش کیے گئے ہیں۔

دوسری جلد میں سورۂ بقرہ کی تفسیر بیان کی گئی ہے لیکن اس میں بھی ایک ابتدائیہ "حرف اول وآخر" کے نام سے ملتا ہے جو ۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس میں انسان، نظام صلٰوۃ، دین اسلام کے اصل الاصول، علم اور اخلاقی رذائل پر بحث کی گئی ہے۔

تیسری جلد کے آغاز میں بھی ایک ابتدائیہ "حرف محرمانہ" اور بنیادی اصطلاحات قرآن شامل ہیں۔

علمائے کرام، تفاسیر کی ایک درجہ بندی تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کے تحت کرتے ہیں۔ جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ زیر تبصرہ تفسیر کو ان میں سے کس درجہ میں شامل کیا جائے۔ تو تفسیر ھذا کا بغائر جائزہ بتلاتا ہے کہ اس تفسیر میں تفسیر القرآن بالقرآن کے اُصول کی پیروی کی گئی ہے کہ مفہوم و معانی میں تضاد پیدا نہ ہو۔ مستند احادیث کے حوالے بھی کثرت سے دیے گئے ہیں۔ اور مفرد الفاظ کی تشریح مستند عربی لغات کی روشنی میں کی گئی ہے۔ جن میں المفردات، تاج العروس، لسان العرب، محیط، مصباح اور قاموس جیسی لغات شامل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اس تفسیر کو تفسیر ماثورہ کی صف میں شامل کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں آیات قرآن کی تشریحات میں بہ فاسۂ جمالیات سے بے حد مدد لی گئی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس پہلو سے اولیت اور انفرادیت کا دعویٰ ہی اسے تفسیر ماثورہ کی بجائے تفسیر بالرائے کی حدود میں لے آتا ہے۔ چنانچہ اس تفسیر کو تفسیر بالرائے محمود میں شامل کیا جائے گا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"حسن تفسیر" کی زبان اور انداز بیان بھی عمدہ ہے۔ڈاکٹر نصیر احمد ناصر صاحبِ طرز ادیب ہیں جس کی پیروی آسان نہیں۔ طویل جملے اور نسبتاً مشکل الفاظ جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔ لیکن اس خوبصورتی سے استعمال کیے گئے ہیں کہ تفسیر کو ناظرین کے لیے زیادہ بوجھل نہیں بناتے۔ نت نئی تراکیب کا استعمال معانی میں وسعت پیدا کرتا ہے۔مثلاًیوم الیم (۲)، تسمیہ بالباطل اور تسمیہ بالحق(۳)،یوم مجموع و مشہود(۴)، دنیاوی و سماوی حمد(۵)

سرطان ایک موذی بیماری ہے جو انسان کو المناک انجام سے دوچار کرتی ہے۔ متذکرہ تفسیر میں نفسی سرطان، بشری سرطان اور معاشرتی سرطان، سرطان زدہ ماحول جیسی تراکیب استعمال کر کے مخصوص معانی کا ابلاغ کیا گیا ہے۔اسی طرح "انسان دشمن سرطانی ادارے" کی ترکیب ظاہری و معنوی اعتبار سے عروج پر ہے۔ مصنف ان اداروں کی چار اقسام فرعونی، ہامانی، قارونی اور آذری بیان کرتے ہیں۔(6)

انگریزی اصطلاحات کا ترجمہ بھی بڑی چابکدستی اور مہارت سے کیا گیا ہے۔

مثلاً جمالیاتی -ورائی تجربات:Aesthetic- Transcendent Experiences(۷)

نفسیاتی -جمالیاتی لمحہ:Psycho - Aesthetic Moment (۸)

جمالیاتی تخلیقی فعّالیت: Aesthetic - Creative Activity(۹)

متذکرہ تفسیر میں اردو اور عربی اشعار بھی نظر آتے ہیں اقبال کو خصوصاً مد نظر رکھا گیا۔ مصنف کے نزدیک اقبال ماہرین جمالیات کی فہرست میں شامل ہیں(۱۰) اس کے علاوہ غالب، طفیل ہوشیار پوری اور غنی کشمیری کے کچھ اشعار بھی درج کیے گئے ہیں۔(۱۱) کچھ عربی اشعار بھی تفسیر کی زینت ہیں۔ (۱۲)

جہاں تک "حسنِ تفسیر" کے تفسیری اسلوب کا تعلق ہے۔اس میں معروف انداز اپنایا گیا ہے۔اس بارے میں مصنف نے خود واضح کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پہلے قرآن مجید کی ہر آیۂ جمیلہ وجلیلہ کا ترجمہ دیا گیا ہے، پھر تفسیری ترجمہ۔ اس کے بعد ہر آیت کے الفاظ کی شہرۂ آفاق لغات کے حوالے سے تشریح اور انہی الفاظ کی تشریح خود قرآن مجید کی تصریحات کی روشنی میں کی گئی ہے۔ بعد ازاں قرآن حکیم کی انہی تفسیریا تشریحات کی روشنی میں ہر آیت کی علیحدہ علیحدہ تفسیر کی گئی ہے۔ آخر میں اس کی تکمیل و تحسین مستند حوالوں اور احادیث طیبہ سے کرنے کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے۔ (۱۳)

آج کل کے محاورے کے مطابق انگریزی الفاظ اردو قالب میں استعمال کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں اکثر اصطلاحات کا انگریزی ترجمہ بھی دیا گیا، جو موضوع کی تفہیم کو آسان بناتا ہے۔ اور کسی ابہام کی صورت میں انگریزی لغات سے رجوع کیا جانا ممکن ہو جاتا ہے۔ صاحب تفسیر کے نزدیک اس فارمولے کے ذریعے قرآن کریم کی اصطلاحات اور الفاظ کے معانی ومطالب، اسرار و رموز اور اعجازات اور معارف اپنے صحیح تناظر میں مخلص تلامید القرآن پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور قرآن کریم کے حقیقی معانی تک پہنچنا مشکل نہیں رہتا۔ لیکن تفسیر کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ خود مصنف اس فارمولے پر سو فیصد عمل نہیں کر سکے۔ شاید طوالت سے بچنے کے لیے ایسا کیا ہو۔

متذکرہ تفسیر میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر و تشریح ۷۶۱ صفحات پر محیط ہے۔ سورۂ فاتحہ صرف سات آیات پر مشتمل ہے۔ اس طرح ایک آیت کی تفسیر اوسطاً ۱۰۷ صفحات میں بیان کی گئی ہے۔ قرآن پاک میں کل آیات ۶۶۶۶ بتائی جاتی ہیں۔ اگر اسی تفصیل سے قرآن کریم کی شرح و تفسیر لکھی جائے تو یہ مکمل کرنا طاقت بشری سے باہر نظر آتا ہے۔ چنانچہ اس تفسیر کے نامکمل رہنے کی وجہ اس کی طوالت بھی ہو سکتی ہے۔ مزید برآں مصنف جس طریقۂ تفسیر کو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے تھے۔ وہ پہنچانے میں کامیاب ہو گئے تھے، اس لیے تکمیل کی طرف توجہ نہ دی۔

یہ ملحوظ خاطر رہے کہ ڈاکٹر نصیر احمد ناصر مصنف تفسیر ہذا ایک ممتاز ماہر جمالیات ہیں۔ اور ان کی اصل غرض وغایت، قرآن کریم کو فلسفہ جمالیات کی روشنی میں پیش کرنا ہے۔ تفسیر کا ہر صفحہ اس امر کا آئینہ دار ہے۔ مثال کے طور پر سورۂ فاتحہ کے جمالیاتی پہلو کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> قرآن مجید رب ذوالجلال والاکرام کا حسن کلامِ آخر اور زندہ ولافانی معجزہ ہے۔ زندگی جو احسن الخالقین کی تخلیق بالحق ہے، عبارت ہے حسن وعشق سے، اور قرآن مجید آئینۂ حسن وعشق ہے۔ حسن حقیقت ہے اور اس میں عشق مضمر ہے۔ حسن وعشق میں جذب وانجذاب کی قوتیں پائی جاتیں ہیں۔ جن کے جمالیاتی تصادم سے حیات و ممات اور کائنات معرضِ وجود میں آتی ہیں۔ اور ان کے نظارے اور ہنگامے پرورش پا رہے ہیں۔ (۱۴)

یہ انداز متاثر کن ہے۔ پوری تفسیر میں اسی طرح مسحور عبارت ملتی ہے۔ ضروری ہے کہ تقابلی انداز میں اس تفسیر کا جائزہ لیا جائے۔ لیکن پہلے جمالیات پر ایک نظر ڈال لی جائے۔

جمالیات سے مراد فلسفہ کی وہ شاخ ہے جس میں حسن اور اس کے لوازم سے بحث کی جاتی ہے۔ انگریزی میں جمالیات کا مترادف Aestheticism ہے۔

Webster Dictionary کے مطابق Aestheticism کے معنی اس طرح ہیں:

> The doctrine that the principles of beauty are basic and that other principles (as of the good or the right) are derived from them. Aesthete is the branch

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

of philosophy that aims to establish the general principles of art and beauty.(15)

چنانچہ جمالیات فلسفہ کی ایک قسم ہے۔ جس نے بیسویں صدی میں ایک مستقل مضمون کی حیثیت اختیار کرلی تھی۔ جمالیات کی اصطلاح سب سے پہلے جرمن فلسفی بام گارٹن (A.G. Baumyarten 1714-1762) نے تقریباً 1750ء میں استعمال کیا۔ جمالیات میں حسن وفن کی حقیقت وماہیت اور دیگر متعلقہ مسائل سے بحث کی جاتی ہے۔ ان مباحث کی حدود ایک طرف فلسفہ ونفسیات اور دوسری طرف ادبی تنقید وثقافت سے ملی ہوئی ہیں۔ (۱۶)

حسن کے متعلق نظریات تین دبستانوں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ پہلا معروضی دبستان ہے جس کے نزدیک حسن خارج میں اپنا ایک مستقل وجود رکھتا ہے لہذا وہ ناظر وشاہد ہے۔ جبکہ دوسرے دبستان، جسے موضوعی دبستان کہتے ہیں، کے نزدیک یہ دعویٰ غلط ہے وہ کہتے ہیں حسن اپنا کوئی مستقل وجود نہیں رکھتا جبکہ وہ قائم بالموضوع ہے۔ یعنی وہ انسان کی اپنی موضوعی یا ذہنی تخلیق ہے۔ تیسرے دبستان کے نزدیک حسن، موضوعی اور معروضی بیک وقت ہے۔ کیونکہ حسن باوجود خارج میں اپنا مستقل وجود رکھنے کے ناظر وشاہد موضوع کے بغیر بے حقیقت ہے۔ اس لیے یہ دبستان حسن کی خارجی وداخلی دونوں حیثیتوں کو تسلیم کرتا ہے۔ (۱۷) جن حکماء نے اپنے افکار وتصورات سے جمالیات کو مزین کیا ہے ان میں سقراط، افلاطون، ارسطو، فلا طید س، کانٹ، ہیگل، مسکن، ٹالسٹائی، ہارٹ مان، رائٹ ہیڈ اور اقبال جیسے مفکر شامل ہیں۔ (۱۸)

"حسن تفسیر" کی دو نمایاں ترین خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ خاص تفسیری انداز:

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر اپنے آپ کو تلمیذ القرآن کہتے ہیں۔ انہیں خواب میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی اور انہیں تفسیر قرآن لکھنے کا حکم ملا۔ یہ معاملہ ان کے ساتھ دو مرتبہ ہوا (۱۹)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وہ مفسر قرآن بننے کے لیے مخلص تلمیذ القرآن بننا ناگزیر قرار دیتے ہیں۔ اور تلمیذ القرآن بننے کے لیے ایک کڑا معیار اس تفسیر کے مقدمہ میں بیان کیا ہے۔ اس تفسیر کی ایک نمایاں خوبی اس میں تشریح مطالب کے لیے ایک خاص طریقہ کی دریافت ہے۔ جسے مصنف "کلید لغات قرآن" قرار دیتے ہیں۔ تفسیر کے مقدمہ میں ڈاکٹر نصیر احمد ناصر لکھتے ہیں:

> رب رحمن نے اپنے فضل و کرم سے اس تلمیذ القرآن پر تدبر فی القرآن کے دوران ایک لغوی فارمولا، ارزانی فرمایا۔ اس فارمولے کی خوبی یہ ہے کہ اس کی مدد سے تلامید القرآن قرآن کریم کے مفردات (خصوصاً اصطلاحات و تلمیحات وغیرہ) کے معانی و مطالب کو ان کے صحیح تناظر میں جامع طور پر معلوم کر سکتے ہیں اور ان معانی و مطالب کی روشنی میں وہ آیاتِ قرآنی کے صحیح اور جامع حقائق و مفاہیم تک رسائی بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس فارمولے کو ہم نے "کلید لغات قرآن" کے نام سے موسوم کیا ہے (۲۰)

آگے چل کر اس لغوی فارمولا کی مکمل وضاحت بھی کی ہے:

قرآن حکیم کا لغوی فارمولا: الف)۔ ایجابی تصریحات ،ب)۔ اضدادی تفسیری تصریحات، : اضداد، اضدادی مترادفات، اضدادی، مترادفاتی تضادات، مترادفات، مترادفاتی اضداد، مترادفاتی، اضدادی تضادات، ایجابی تصریحات سے مراد قرآن کریم میں آنے والے ایسے مفردات، خواہ وہ الفاظ ہوں یا اصطلاحات، کی لغوی تشریح ہے جن کی اضداد نہیں۔ مثلاً اللہ۔(۲۱)

۲۔ حسن تفسیر کا جمالیاتی پہلو:

"حسن تفسیر" جمالیاتی پہلو کا جائزہ لینے سے قبل ایک اہم نکتہ زیر بحث لانا ضروری ہے۔ مصنف تفسیر ہذا میں آیت کی تفسیر سے قبل اس کا ترجمہ اور پھر تفسیری ترجمہ درج کرتے ہیں۔ لیکن ترجمہ کو ترجمہ قرار دینا درست نہیں بلکہ یہ بھی تفسیری ترجمہ ہی ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مثال کے طور پر: بسم اللہ الرحمن الرحیم کا ترجمہ، مصنفِ تفسیر اس طرح کرتے ہیں:" اللہ کے نام سے جو ازل سے رحمتِ بے نہایت کا مالک اور اپنی مخلوقات خصوصاً بنی نوع انسان کو اپنی رحمت بے پایاں سے ہمیشہ نوازنے والا (رحمن)، نیز ان پر ہمیشہ ترس کھانے، عفوو درگزر کرنے اور بے اندازہ رحم و کرم کرنے والا (رحیم) ہے۔(۲۲)

اس کے مقابلہ میں دیگر ترجموں کا جائزہ لیا جائے تو فرق سامنے آجاتا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔(۲۳)

مولانا احمد علی لاہوری: اللہ کے نام شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (۲۴)

مولانا محمود حسن: شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (۲۵)

سید مودودی: اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے۔ (۲۶)

مندرجہ بالا تمام ترجموں کا جائزہ لیا جائے تو یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ "حسن تفسیر" میں دیے گئے ترجمے کو ترجمے کی بجائے تفسیری ترجمہ کہنا ہی مناسب ہو گا۔ اب مناسب ہو گا کہ " حسن تفسیر" کے جمالیاتی پہلو کا تقابلی جائزہ لیا جائے۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

مثال نمبر۱: رب العلمین

مندرجہ بالا الفاظ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت کا حصہ ہیں۔

تفسیر عثمانی میں آتا ہے:"یہ مجموعہ مخلوقات کو عالم کہتے ہیں۔ اور اسی لیے اس کی جمع نہیں لاتے مگر آیت میں عالم سے مراد ہر ہر جنس (مثلاً عالمِ جن، عالمِ ملائکہ، عالم انس وغیرہ وغیرہ) ہیں اس لیے جمع لائے تاکہ جملہ افراد عالم کا مخلوق جناب بار ہونا خوب ظاہر ہو جائے۔" (۲۷)

مولانا اصلاحی اس کی شرح میں لکھتے ہیں:" رب کے معنی پرورش کرنے والے اور مالک و آقا کے آتے ہیں۔ یہ دوسرا مفہوم اگرچہ پہلے ہی مفہوم سے اس کے ایک لازمی نتیجہ کے طور پر

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پیدا ہوا ہے کیونکہ جو ذات پرورش کرنے والی ہے اسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ مالک اور آقا بنے۔"(۲۸)

سید مودودی آیت بالا کی تفسیر میں لکھتے ہیں:" رب کا لفظ عربی زبان میں تین معنوں میں بولا جاتا ہے۔ ۱۔مالک اور آقا۔ ۲۔ مربی، پروش کرنے والا، خبر گیری اور نگہبانی کرنے والا۔۳۔ فرمانروا، حاکم، مدبر اور منتظم اللہ تعالیٰ ان سب معنوں میں کائنات کا رب ہے۔"(۲۹)

مفتی محمد شفیع اس آیت کی تقریباًڈھائی صفحات پر تفسیر بیان کرتے ہیں۔اور اس میں رب اور العالمین کے لغوی معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" اس لیے رب العالمین کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ تمام اجناسِ کائنات کی تربیت کرنے والے ہیں اور یہ بھی کوئی بعید نہیں کہ جیسا یہ ایک عالم ہے جس میں ہم بستے ہیں اور اس کے نظام شمسی وقمری اور برق وباراں اور زمین کی لاکھوں مخلوقات کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ سارا ایک ہی عالم ہو اور اسی جیسے اور ہزاروں لاکھوں دوسرے عالم ہوں جو اس عالم سے باہر کی خلا میں موجود ہوں۔" (۳۰) اس تفسیر کے بعد امام رازی کے حوالے سے بحث کی گئی ہے اس میں بھی کائنات کے نظام کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ اکثر تفاسیر میں یہی اسلوب پایا جاتا ہے۔

جب کہ "حسن تفسیر" میں رب العالمین کی تفسیر صفحہ ۳۵۸ سے صفحہ ۴۳۰ تک تقریباً ۷۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔پہلے " لغوی تشریحات" کے عنوان سے مستند لغات کی مدد سے لغوی معانی متعین کیے گئے ہیں۔ پھر قرآنی تشریحات بوسیلہ کلید لغاتِ قرآن پیش کی گئی ہیں۔ اس کے بعد آیت بالا کی جمالیاتی تفسیر کی گئی ہے۔ڈاکٹر نصیر احمد ناصر لکھتے ہیں:

> اللہ سبحانہ تعالیٰ کل مخلوقات کا الہ ورب ہے، اس لے کہ وہ الحسن ہے اور حسن میں عشق مضمر ہوتا ہے۔ امتزاجِ حسن وعشق کے تین بڑے مظاہر ہیں: رحمت، الوہیت اور ربوبیت۔ اسے اپنی جملہ حسین مخلوقات،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

خصوصاً صاحبِ ارادہ واختیار انسان سے عشق ہے جو اس کا جمالیاتی، تخلیقی
شاہکار ہے۔ وہ بیک وقت ہمارا معشوق بھی ہے اور عاشق بھی اور انسان
اس حقیقت کا روزِ بلیٰ و شہود سے عین الیقین یا شعور رکھتا ہے (۳۱)

اس کے علاوہ مصنف آیتِ بالا کی ضمن میں معاشرتی ادارے، نظام صلوٰۃ اور جمالیات شعور کا ارتقاء، توحید الوہیت و ربوبیت، توحید ربوبیت کی عالمگیر اہمیت، اکابر پرستی کا محرک وعامل، پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں۔ آخر میں موضوع کی مناسبت سے احادیث پیش کرتے ہیں۔ ساری تفسیر کو زیر بحث لانا مختصر تبصرے میں ناممکن ہے۔

مثال نمبر ۲:

وإذ أخذنا ميثاقكم ورفعنا فوقكم الطور خذوا ما آتيناكم بقوة واذكروا ما فيه لعلكم تتقون (۳۲)

سید مودودی نے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا: " یاد کرو وہ وقت جب ہم نے طور کو تم پر اٹھا کر تم سے پختہ عہد لیا تھا اور کہا تھا کہ جو کتاب ہم تمہیں دے رہے ہیں اسے مضبوطی کے ساتھ تھامنا اور جو احکام وہدایات اس میں میں درج ہیں انہیں یاد رکھنا۔ اسی ذریعے سے توقع کی جاسکتی ہے کہ تم تقویٰ کی روش پر چل سکو گے۔"(۳۳)

مولانا محمود حسن نے اس کا مندرجہ ذیل ترجمہ کیا: " اور جب لیا ہم نے تم سے اقرار اور بلند کیا تمہارے اوپر کوہ طور کو کہ پکڑو جو کتاب ہم نے تم کو دی زور سے۔ اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے تاکہ تم ڈرو۔" یعنی جب ان کو توریت دی گی تو عہد شکنی پر کمربستہ ہوئے تو اب پہاڑ کا معلق کرنا نقض عہد سے روکنے کے لیے تھا نہ کہ قبول دین کے لیے۔ (۳۴)

ڈاکٹر نصیر احمد ناصر کا ترجمہ اس طرح ہے:

"(اے بنی اسرائیل! اس اہم واقعیت کو) یاد کرو، جب ہم نے تم سے
پختہ عہد لیا تھا اور تم پر پہاڑ ایسی بھاری ذمہ داری ڈالی تھی (اور حکم دیا
تھا کہ) جو کتاب ہم نے تمہیں دی ہے، اسے پوری قوت کے ساتھ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مضبوطی سے پکڑے رکھنا (یعنی اس کے احکام و تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنا)، اور اس میں (احکام و تعلیمات) جو کچھ بھی ہیں، ان کی تبلیغ و تشہیرِ جمیل کرتے رہنا تاکہ تم میں ہدایت کی آرزو اور گمراہی کی خشیت بیدار ہو جائے" (۳۵)

یہاں جمہور علماء کے اختیار کردہ معنوں سے ہٹ کر رائے قائم کی گئی ہے۔

"حُسنِ تفسیر" کا مرکزی خیال:

"حسنِ تفسیر" کے تمام اہم مباحث کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان اور کائنات قدرت کے حسین راز ہیں۔ جن کا حل پیچیدہ، اور خالق کائنات کی تلاش پیچیدہ تر ہے۔ اسی طرح انسان، کائنات اور خالق انسان و کائنات کے درمیان تعلق کی تلاش فلاسفہ کا محبوب مشغلہ ہے۔ جو ہمیشہ سے اس پیچیدہ مسئلہ کو حل کرنے میں کوشاں رہے ہیں۔ مصنف "حسنِ تفسیر" بنیادی طور پر فلسفی ہیں اور وہ فلسفۂ جمالیات کی راہ سے ان سوالات کا جواب کھوجتے ہیں۔ "حسن و جمال" کائنات، انسان اور ان کے خالق کے درمیان نقطہ اتصال ٹھہرا۔ اللہ جمیل و یحب الجمال اور انسان خدا کی حسین و جمیل تخلیق جو حسن کا عاشق و شیدا ہے اور کائنات کے حسن سے خالق کے حسن و جمال تک پہنچنا اس کا مقصدِ حیات۔

انسان فطرتاً و طبعاً حسن کی طرف کھنچتا ہے لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ جس معاشرے میں رہے اسے حسین نہ بنائے؟ مصنف، انسانی معاشرے کا حسن، اعلیٰ اخلاق میں تلاش کرتے ہیں۔ انسان اخلاق حسنہ سے اپنے آپ کو مزین کرتا ہے اور ، . مد ً معاشرے کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ مصنف کے نزدیک معاشرے کو حسین بنانے میں نظامِ صلوٰۃ کر مرکزی کردار ہے۔ اس کے علاوہ ادارۂ زکوٰۃ، ادارۂ امر بالمعروف اور ادارہ نہی عن المنکر بھی معاشرتی حسن، تخلیق کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

معاشرے میں فضائلِ اخلاق کے ساتھ ساتھ رذائل بھی موجود ہوتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حسن کا متلاشی ان قبیح اور مکروہ اعمال میں کس طرح مبتلا ہو جاتا ہے؟ مصنف اس مسئلہ کو اس طرح حل کرتے ہیں کہ شیطان ان قبیح اعمال کو حسین بنا کر دکھاتا ہے جو کہ ایک جمالیاتی فریب کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ انسان دھوکے سے ان قبیح اعمال کو حسین سمجھ لیتا ہے اور حسن و سرور کی تلاش میں ان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جس طرح ابلیس نے جنت میں آدم و حوّا کو شجر ممنوعہ کی لذت سے آشنا کرنے کے لیے جمالیاتی فریب کاری سے کام لیا تھا۔ اور دونوں کو بہکانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

مصنف ان قبیح معاشرتی اداروں کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ حسن سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہ فرعونی، ہامانی، قارونی اور آزری گروہ معاشرے میں ظلم پھیلاتے ہیں۔ چونکہ فرعونیت علامت ہے ادّعائے کبریائی و خدائی کی، اسی لیے مصنف کے نزدیک یہ معاشرے کے لیے سرطان کی مانند ہے۔ یہ تمام شیطان کے جمالیاتی فریب میں مبتلا ہو کر شرک کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ اس جمالیاتی فریب سے نکلنے کا راستہ توبہ اور توحید پر کاربند ہونا ہے۔ جس کے باعث انسان اور معاشرے دونوں ارتقاء کے راستے پر چل پڑتے ہیں۔

تفرداتِ "حُسنِ تفسیر":

مصنف تفسیرِ ھدا نے بعض مقامات پر ایسا مؤقف اپنایا ہے جو جمہور علمائے کرام کی رائے سے مطابقت نہیں رکھتا۔ مصنف کے نزدیک ایک تو عالم برزخ خواب کی مانند بلکہ خواب ہی ہے دوسرے برزخ یا قبر میں مجرموں کو آتشِ جہنّم کے عذابِ المناک کا صرف احساس ہو گا۔ تیسرے برزخ میں انبیائے کرام حالتِ موت میں ہوتے ہیں۔ اور قیامت کے دن زندہ کیے جائیں گے۔ ان کا جواب تفصیل کا محتاج ہے۔

اسلام کے مطابق انسان کی زندگی بہت سے مراحل سے گزرنی ہے

سید سلمان ندوی لکھتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آنحضرت ﷺ کی تعلیم نے اس آئندہ زندگی کی دو دوروں میں تقسیم کیا ہے ایک موت سے لیکر قیامت تک اور دوسرا قیامت سے لیکر ابد تک ' جس میں پھر موت و فنا نہیں پہلے دور کا نام برزخ ہے اور دوسرے کا نام بعث یا حشر و نشر یا قیامت ہے۔ اور ان سب کے معنی جی اُٹھنے ' اکٹھے کیئے جانے اور کھڑے ہونے کے ہیں۔ لیکن ان سب سے مقصود ایک ہی حقیقت کی طرف اشارہ ہے اور وہ موجودہ دنیا کے خاتمہ کے بعد دوسری دنیا کی زندگی ہے اور اس دوسری زندگی یا اُس کے عالم کا نام قرآن میں الدار الآخرۃ اور عقبی الدار وغیرہ ہے۔ جس کے معنی دوسرے یا پچھلے گھر کے ہیں۔(۳۶)

درحقیقت موت انسان کا دوسری دنیا سے آشنا ہونے کا نام ہے۔ ایسی دنیا جس کے متعلق وہ صرف سوچ ہی سکتا تھا اب دفعتاً اُس کے سامنے آجاتی ہے

ارشادِ باری تعالی ہے۔

وجاءت سكرة الموت بالحق ذلك ما كنت منه تحيد ۝ (۳۷)

یعنی پھر دیکھو' وہ موت کی جانکنی حق لیکر آپہنچی' یہ وہی چیز ہے جس سے تو بھاگتا تھا

ابن جریر طبری اِس کے متعلق لکھتے ہیں۔

وفی قولہ وجاء ت سکرة الموت بالحق و جھان من ا لتاویل احد ھما وجا ء ت سکرة الموت وھی شدتہ و غلبتہ علی فھم الانسان کا لسکرة من النوم او لشراب بالحق من امر الآخرة فتبینہ الانسان حتی ثبتہ و عرفہ ۔ (۳۸)

یعنی اللہ تعالی کے قول اور وہ موت کی جانکنی حق لیکر آپہنچی کی دو طرح سے تاویل کی جاسکتی ہے ایک یہ کہ موت کی جانکنی آپہنچی اور وہ انسان کے فہم پر اُس کی شدت اور غلبہ ہے جیسے کہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے یا پھر آمر آخرت سے متعلق حق کا نشہ جو انسان پر واضح ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اُس پر ثابت ہو جاتا ہے اور وہ اُسے پہچان لیتا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یہی وہ حقیقت ہے جو انسان کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتی ہے لیکن ہزاروں انبیاء اور مختلف الہامی کتب انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کرنے کے لیئے بھیجی گئیں تاکہ وہ کسی غفلت کا شکار نہ ہو۔

ابن کثیر لکھتے ہیں۔

یقول عزوجل وجاء ت ایھاالانسان سکرۃ الموت بالحق ای کشفت لک عن الیقین الذی کنت تمتری فیہ(۳۹)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسے انسان موت کی بے ہوشی یقیناً آئے گی اُس وقت وہ شک دور ہو جائے گا جس میں تو آجکل مبتلا ہے۔ برزخ اور آخرت میں نیک اور بد افراد سے یکساں سلوک نہیں کیا جائے گا۔ اِس دنیا کے برعکس وہاں دونوں طبقوں سے مختلف انداز میں معاملہ کیا جاتا ہے۔ دنیا میں تو نیک افراد بھی تکالیف اُٹھاتے ہیں اور بُرے کردار کے مالک دینوی آسائشیں حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن یہ سب وقتی معاملہ ہے۔ موت کے بعد انہیں اپنے عقائد اور اعمال کے مطابق مقام ملتا ہے۔

قرآن مجید میں آتا ہے۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ. فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۴۰)

ایک ہی زور کی آواز ہو گی اور سب کے سب ہمارے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے۔ آج کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسا عمل تم کرتے رہے تھے)

چنانچہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ موت کے بعد نیک اور بد کردار لوگوں سے مختلف قسم کا معاملہ کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے موت اور اُس کے بعد پیش آنے والے حالات نہایت تفصیل سے بیان کیئے ہیں تاکہ اُن سے عبرت حاصل کر کے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیئے وقف کر دی جائیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رسول اللہ ﷺ نے حالت نزع' پرواز روح اور قبر کے حالات تفصیلا بیان فرمائے ہیں۔

آپ ﷺ ایک انصاری کے جنازے میں شریک ہوئے تو وہاں کچھ حالات بیان فرمائے۔

حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں۔

فقال: تعوذوا باللہ من عذاب القبر مرتین او ثلاثا ثم قال ان العبد المومن اذا کان فی انقطاع من الدنیاء اقبال من الآخرة نزل الیہ ملائکة من السماء بیض الوجوہ کان وجوہھم الشمس ' معھم کفن من اکفان الجنة و حنوط من حنوط الجنة ' حتی یجلسوا منہ مد البصر' ویجیء ملک الموت علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول: ایتھا النفس الطیبة اخرجی الی مغفرة من اللہ و رضوان ' قال ' فتخرج فتسیل کما تسیل القطرة من فی السقاء' فیاخذھا۔(۲۱)

(آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ سے عذاب قبر کی پناہ مانگو! پھر فرمایا جب مومن بندہ اِس دنیا سے رُخصت ہو کر آخرت کو سدھار رہا ہوتا ہے۔ تو آسمان سے اُس کے پاس فرشتے آتے ہیں۔ روشن چہرے والے گویا کہ سورج' حد نگاہ تک آکر وہ بیٹھ جاتے ہیں۔ اُن کے پاس جنت سے لایا ہوا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے۔ آخر میں ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر فرماتے ہیں۔ اے پاکیزہ روح! اپنے پروردگار کی مغفرت وعنایت کے پاس پہنچ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" پھر وہ اس طرح نکلتی ہے جیسے پانی کا قطرہ مشکیزے کے منہ سے ٹپکتا ہے چُنانچہ ملک الموت علیہ السلام اُسے لے لیتے ہیں۔)

اِس روایت میں اس کے بعد یہ ذکر ہے کہ یہ روح آسمان پر لیجائی جاتی ہے۔ فرشتے اُسے خوش آمدید کہتے ہیں۔ آخر کار اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندہ کا نامہ اعمال نیک لوگوں میں شامل کرلو اور اُس کی روح کو زمین میں اسکے جسم میں واپس کر دو۔

حضرت براء بن عازب مزید روایت کرتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فیاتیہ ملکان فیجلسانہ ' فیقولان : من ربک؟ فیقول : ربی
اللہ ' فیقولان ' ما دینک؟ فیقول : دینی الاسلام '
فیقولان
ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم؟ فیقول ھو رسول اللہ
ﷺ ' فیقولان : وما یدریک؟ فیقول : قرات کتاب اللہ
فآمنت بہ وصدقتہ ' فینادی منادمن السماء : ان
قدصدق عبدی ' فافرشوہ من الجنۃ و البسوہ من
الجنۃ وافتحوالہ بابا الی الجنۃ۔(۲۲)

(اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ وہ اُسے بیٹھنے کا کہتے ہیں۔ پھر دونوں اس سے پوچھتے ہیں۔ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں۔ تیرا دین کیا ہے؟۔ وہ جواب دیتا ہے میرا دین سلام ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں۔ جو آدمی تمہاری طرف مبعوث کیا گیا تھا اُس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ جواب دیتا ہے وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ وہ سوال کرتے ہیں۔ تیری معلومات کیا ہیں؟۔ وہ جواب دیتا ہے میں اللہ کی کتاب پڑھ کر ایمان لایا اور تصدیق کی۔ چُنانچہ ایک منادی کرنے والا آسمان سے اعلان کرتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اس کا ٹھکان جنت میں بنادو اِسے جنت کا لباس پہناؤ اور اِس کے لیئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔)

حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں۔
قال نبی اللہ ﷺ ان العبد اذا وضع فی قبرہ و تولی
عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالھم ' قال : یاتیہ ملکان
فیقعدانہ فیقولان لہ : ما کنت تقول فی ھذا الرجل؟
قال : فاما المومن فیقول : اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ '
قال : فیقال لہ : انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک
اللہ بہ مقعدا من الجنۃ ' قال نبی اللہ ﷺ ' فیراھما

جميعا قال قتادة و ذكر لنا انه يفسح له في قبره سبعون ذراعا و يملا خضرا الى يوم يبعثون۔(۲۳)

(نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب انسان کو اُس کے عزیز و اقارب اور دوست قبر میں رکھ کر واپس ہوتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آواز سُن رہا ہوتا ہے آپ نے فرمایا دو فرشتے آکر اُسے بٹھا دیتے ہیں۔ پھر اُس سے پوچھتے ہیں۔ تم اِس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا مومن کا جواب تو یہ ہوتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اُسے کہا جائے گا تم جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ لو! اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تمہارے لیئے جنت میں مقام بنا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ بیک وقت دونوں مقامات کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔)

راوی حدیث حضرت قتادہ نے (ایک دوسری حدیث کا تذکرہ کرتے ہوئے) کہا ہمیں روایت ملی ہے کہ مومن کی قبر ستر ہاتھ کھلی کر دی جاتی ہے اور قیامت تک کے لیئے اُسے سرسبز و شاداب کر دیا جاتا ہے۔

اِن روایات سے موت کی کیفیت اور سوال وجواب کے مرحلہ کے متعلق معلومات ملتی ہیں۔ قبر میں اعادہ روح کے متعلق علماء نے اپنی آراء پیش کی ہیں۔ یہ سارا معاملہ کیا انسانی روح کو پیش آئے گا؟ یا روح جسم میں دوبارہ داخل کی جائے گی اور انسان قبر میں زندہ ہو کر اِن سوالات کا سامنا کرئے گا۔ اس پر تفصیلی بحثیں کی گئی ہیں۔ اور یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ انسان کو قبر میں زندہ کیا جائے گا۔

حضرت براء بن عازبؓ کی ایک روایت میں جو ابو داوٗد نے بیان کی ہے اُس میں یہ الفاظ آئے ہیں

"و ان الكافر فذكر موته قال ؛ و تعاد روحه في جسده۔(۲۴)

(پھر کافر کی موت کا بیان کیا اُس کی روح اُس کے بدن میں لائی جاتی ہے۔)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اِسی روایت کو حضرت جریر کی سند سے بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل الفاظ مزید آئے ہیں۔

زاد فی حدیث جریر قال، ثم یقیض له اعمی ابکم معه مرذبة من حدید لوضرب بها جبل لصار ترابا قال فیضربه لبها ضربة یسمعها مابین المشرق والمغرب الا الثقلین فیصیر ترابا قال ثم تعاد فیه الروح۔(۴۵)

جریر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر اُس کے اوپر ایک اندھا گونگا فرشتہ مقرر کی جاتا ہے اُس کے پاس لوہے کا ایک گُرز ہوتا ہے اگر وہ پہاڑ پر مارا جائے تو خاک ہو جائے اِسی گُرز سے اس کو ایک بار مارتا ہے جس کی آواز تمام مخلوق سُنـ . ـ ـیـ ی ہے سوا جن اور بشر کے ' وہ مٹی ہو جاتا ہے پھر اُس میں روح ڈالی جاتی ہے.

اِس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قبر میں جو احوال پیش آتے ہیں اُن کا سامنا کرنے سے پہلے روح جسم میں لوٹائی جاتی ہے۔

علامہ آلوسی لکھتے ہیں۔

والجمہور علی عود الروح الی الجسد کله او بعضه وقت السوال علی وجه لایحس به اهل الدنیا الا من شاء الله منهم۔(۴۶)

یعنی جمہور اہل سُنـ ـیـ اس کے قائل ہیں کہ روح کی پورے جسم یا بعض جسم کی طرف سوال کے وقت ایسے انداز سے لوٹا یا جاتا ہے جس کو اہل دنیا محسوس نہیں کر سکتے مگر جس کو اللہ تعالیٰ چاہے تو محسوس کرا دے۔

ابن قیم ابن تیمیہ کی یہی رائے بیان کرتے ہیں۔

قال شیخ الاسلام ؛ الاحادیث الصحیحة المتواتره تدل علی عود الروح الی البدن وقت السوال۔(۴۷)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یعنی شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ صحیح حدیثیں جو کہ متواتر ہیں دلالت کرتی ہیں کہ سوال کے وقت روح پھر بدن میں لوٹائی جاتی ہے۔

علامہ ابن حجرؒ نے ابن حزم اور ابن جبیرۃ کی اس رائے کی تردید کی ہے کہ سوال صرف روح سے ہوتا ہے۔ اور روح جسم کی طرف لوٹائی نہیں جاتی۔

ابن حجر لکھتے ہیں۔

وذھب ابن حزم و ابن ھبیرۃ الی ان السوال یقع علی الروح فقط من غیر عود انوالجسد و خالفہم الجمہور فقالوا ؛ تعاد الروح الی الجسد او بعضہ کما ثبت فی الحدیث و لوکان علی الروح فقط لم یکن للبدن بذلک اختصاص ۔(۲۸)

یعنی جمہور نے ابن جزم اور ابن ھبیرۃ کی روئے کی مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ روح کو پورے جسم یا بعض حصّہ کی طرف لوٹایا جاتا ہے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔ اور اگر اُس کا تعلق صرف روح سے ہوتا تو بدن کی اس میں کوئی خصوصیت نہ ہوتی۔

امام احمد بن حنبل کا بھی یہی موٴقف ہے۔

والایمان بملك الموت بقبض الارواح ثم مردّ فی الاجساد فی القبور فیسالون عن الایمان والتوحید۔(۲۹)

امام احمد بن حنبل کہتے ہیں ملک الموت کے ارواح کو قبض کرنے پھر ارواح کے قبروں میں جسموں کی طرف لوٹائے جانے پر ایمان لانا ضروری ہے اور پھر ایمان اور توحید کے بارے میں پوچھا جاتا ہے یہ سوالات انتہائی اہم ہوتے ہیں اور انہی پر آئندہ حالات کا دارومدار ہوتا ہے یہاں کی ناکامی انتہائی ہولناک ہے کافر کی روح قبض کرتے وقت ملک الموت اُس پر بہت سختی کرتے ہیں۔ اور جب اُس کی روح آسمان پر لیجائی جاتی ہے تو انتہائی بدبودار ہوتی ہے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

فتعاد روحه في جسده ' و یاتیه ملکان فیجلسانه فیقولان له : من ربك ؟ فیقول : هاه هاه لا ادری ' قال: فیقولان مادینك ؟ فیقول : هاه هاه لا ادری ' قال : فیقولان له : ماهذا الرجل الذی بعث فیکم؟ فیقول : هاه هاه لا ادری ' فینادی منادٍ من السماء : ان کذب ' فافرشوا له من النار وافتحوا له بابا الی النار' فیاتیه من حرها و سمومها' و یضیق علیه قبره حتی تختلف فیه اضلاعه (۵۰)

(پس اُس کی روح واپس کر دی جاتی ہے۔ اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ پھر اُسے بٹھا دیتے ہیں اور اُس سے دونوں سوال کرتے ہیں۔ تیرا رب کون ہے ؟ وہ جواب میں انتہائی پریشانی سے کہتا ہے مجھے معلوم نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں۔ تیرا دین کیا ہے ؟ وہ پھر پریشانی سے کہتا ہے مجھے معلوم نہیں پھر وہ پوچھتے ہیں کہ جو آدمی تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا اُس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ تو پریشانی کے عالم میں کہتا ہے مجھے تو خبر نہیں۔ آسمان سے اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے۔ اس کا بستر آگ کا بنا دو چُنانچہ اُس کے پاس جہنم کی گرمی اور لو آتی ہے۔ اُس کی قبر اس حد تک تنگ ہو جاتی ہے کہ اُس کی پسلیاں باہم دھنس جاتی ہے۔)

مندرجہ بالا روایات سے یہ علم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو قبر اور اُس کے بعد رونما ہونے والے تمام حالات سے آگاہ کیا ہے۔ کسی اور مذہب نے انسانی زندگی کے اس پہلو کو اس طرح اُجاگر نہیں کیا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قبر کی پریشانیاں مومن کے لیئے نہیں بلکہ گناہگار افراد اور کفار و مشرکین کے لیئے ہیں۔ اس لیئے اس زندگی کو ایک نعمت سمجھ کر اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کی تگ و دو کرنی چاہیے تاکہ آنے والی منازل آسان سے آسان ہو جائیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں۔

وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إذا ادخل المیت القبر مثلت له الشمس عند غروبها فیجلس یمسح عینیه و یقول دعونی أصلی(۵۱)

(فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب میت کو قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو اُس کے سامنے آفتاب کے غروب ہونے کا وقت پیش کیا جاتا ہے تو وہ آنکھیں ملتا ہوا اُٹھ کر بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو تا کہ میں نماز پڑھ لوں۔)

یہ روایت تو بتاتی ہے کہ مومن کو موت نیند کی طرح معلوم ہو گی۔ چُنانچہ ایمان اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے جس کی بدولت ایسے مشکل مقامات سے آسانی سے گزرا جا سکے گا۔

ملا علی قاری مندرجہ بالا حدیث کے متعلق لکھتے ہیں۔

و یقول' دعونی أی اترکو اکلامی والسوال عنی أصلی أی أنا ارید أن أصلی خوف الفوت قبل الموت کأنه یظن أنه بعد فی الدنیا' و یؤدی ماعلیه من الفرض و یشغله من قیامه بعض الاصحاب' و ذلك من رسوخه فی أدائه و مداومته علیه فی الدنیا۔(۵۲)

یعنی وہ کہے گا مجھے چھوڑ دو مراد یہ ہے کہ مجھ سے کلام اور سوال کرنا چھوڑ دو۔ مجھے فرض ادا کرنے دو وقت ختم ہوا جا رہا ہے گو یا وہ اُس وقت اپنے آپ کو دنیا میں ہی تصور کرتا ہو گا۔ اور وہ اپنے ذمہ فرض ادا کرنا چاہتا ہے اور اُس کے کچھ ساتھی اُسے نماز میں مشغولیت سے روکے ہوئے ہیں۔ اور یہ اس وجہ سے ہو گا کہ وہ نماز کی ادائیگی اور پابندی میں صاحب رسوخ تھا

ملا علی قاری نے ایک احتمال کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہ اپنی کامیابی پر بہت خوش ہو گا اور شکریہ کے طور پر نماز میں مشغول ہو جائے گا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حضرت ابو ہریرۃ کی بیان کردہ حدیث میں بھی اِسی طرح آتا ہے کہ مومن قبر میں کسی پریشانی کا شکار نہ ہو گا۔

وعن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال ان المیت یصیر الی القبرفیجلس الرجل فی قبرہ غیر فزع ولا مشغوب۔(۵۳)

(حضرت ابو ہریرۃ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔جب مردہ قبر کے اندر پہنچتا ہے تو (نیک بندہ) قبر کے اندر اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے نہ تو وہ خوفزدہ ہوتا ہے اور نہ گھبرایا ہوا۔)

نبی کریم ﷺ نے عالم برزخ کی جو تفصیلات بیان کی ہیں۔اُس کے بعض پہلو اتنے حیرتناک ہیں کہ انسانی زندگی کا زاویۂ نگاہ ہی بدل کر رکھ دیتے ہیں اور وہ دینوی زندگی کی پہنائیوں سے نکل ایک ایسی دنیا میں داخلے کی خبر دیتی ہیں۔ جو انتہائی وسعتوں کی حامل ہے۔ وہاں کے انعامات دائمی اور ہمیشہ کی زندگی ہے۔ حتیٰ کہ جب مومن کی روح برزخ میں پہنچتی ہے تو وہاں اُس کی دوسری مسلمان روحوں سے ملاقات ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت کردہ ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

ویاتون بہ ارواح المومنین فلھم اشد فرحا بہ من احدکم بغائبہ یقدم علیہ فیسألونہ ماذا فعل فلان فیقولون دعوہ فانہ کان فی غم الدنیا فاذا قال ما اتاکم قالوا ذھب بہ الی امہ الھاویۃ۔(۵۴)

جب فرشتے مومن کی روح کو لے کر اُن مومنین کی ارواح کے پاس جاتے ہیں تو وہ ارواح اُس کے پہنچنے پر ایسی خوش ہوتی ہیں کہ تم بھی کسی غائب کے آنے پر اتنا خوش نہیں ہوتے پھر اُس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ پھر وہ کہتے ہیں کہ اچھا ابھی ٹھہرو پھر وہ کسی شخص کے بارے میں کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ یہ سُن کر وہ کہتے ہیں کہ ضرور اُس کو دوزخ میں پہنچا دیا گیا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

برزخ اور دنیا کے باہمی تعلق برزخ اور آخرت کے باہمی تعلق سے زیادہ ہے ۔ یہ بات اس طرح ثابت ہوتی ہے کہ مرنے والے افراد اپنے بعد رونما ہونے والے حالات کو جاننا چاہتے ہیں ۔ نیز برزخ بھی دنیا کی طرح دارالعمل ہے براہ راست نہ سہی بالواسطہ سہی ۔ کیونکہ اگر میت ایسے صالحہ اعمال سرانجام دے کر آئی ہے جن کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا ہے تو اُس نے نامہ اعمال میں اُس کا اندراج ہوتا رہے گا۔ اور ایسے ہی بُرے اعمال کا بھی۔

حضرت ابوھریرۃ فرماتے ہیں۔

قال رسول اللّٰہ ﷺ : اِن ممایلحق المومن من عملہ و حسناتہ بعدموتہ علما ونشرہ أ ولدا صالحا ترکہ ومسجداً بناہ و بیتاً لابن السبیل بناہ أو نھرا کراہ أو صدقتہ أخراجھا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ تلحقہ من بعدموتہ۔(۵۵)

فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ بلاشبہ مرنے کے بعد جو چیزیں مومن کو اُس کی نیکیوں میں سے پہنچتی ہیں اُن میں سے ایک علم ہے جسے اُس نے پڑھایا اور پھیلایا ہو یا نیک بیٹا پیچھے چھوڑا ہو یا مسجد بنائی ہو یا مسافر خانہ بنا گیا ہو یا نہر جاری کر گیا ہو یا اپنی زندگی و تندرستی کی حالت میں اپنے مال ایسا صدقہ کر گیا ہو جس کا ثواب مرنے کے بعد بھی اُسے پہنچتا ہو۔

یہ روایت پوری طرح اس بات کی وضاحت کر رہی ہے کہ برزخ میں میت کا دنیا سے رابطہ رہتا ہے۔ اور کچھ اعمال ایسے ہیں جن کا اُس کے اعمال نامہ میں اندراج موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

جہاں تک نصیر احمد ناصر کی اس تشریح کا تعلق ہے کہ برزخ میں انبیائے کرام حالتِ موت میں ہوتے ہیں۔ اور قیامت کے دن زندہ کیے جائیں گے۔ اس بارے میں بھی علمائے کرام نے واضح طور پر رہنمائی کر دی ہے۔ تمام اہل سنت و جماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وعبادات میں مشغول ہیں اگرچہ اس کا ادراک اس دنیا میں نہیں ہو تا لیکن یہ حیات حسّی اور جسمانی ہے

علامہ آلوسی لکھتے ہیں

والمراد بتلك الحوة نوع من الحوة غير معقول لنا وهى فوق حوة الشهدا بكثير وحوة نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم اكمل و اتم من حوة سائرهم عليهم السلام (٦)

یعنی اس حیات سے حیات کی ایک ایسی نوع مراد ہے جو ہماری سمجھ سے بالاتر ہے اور یہ حیات شہدا کی حیات سے بہت اونچی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات تو تمام انبیائے کرام سے اکمل اور اتم ہے۔

اگرچہ اس کا فہم وادراک اس دنیا میں نہیں کیا جا سکتا لیکن کثرت آثار کی وجہ سے اس کا انکار بھی نہیں کیا جا سکتا۔

حافظ ابنِ حجر لکھتے ہیں۔

لانه بعد موته و ان كان حيا فهى حياة اخروية لا تشبه حوة الدنيا (٧)

کیونکہ آپ وفات کے بعد اگرچہ زندہ ہیں لیکن یہ دوسری قسم کی حیات ہے، وہ دنیا کی حیات کی طرح نہیں ہے۔

الغرض علمائے اہلِ سنت نے تفصیلاً بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ انبیائے کرام موت کے بعد حیات ہیں۔ اس لیے نصیر احمد ناصر کی رائے ان امور میں قبول نہیں کی جا سکتی۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ نصیر احمد ناصر: حسن تفسیر (فیروز سنز، لاہور) ۱۹۹۴ء، ۱/۴۵

۲- ایضاً، ۱/ ۵۵۳　　۳-ایضاً ۱/ ۲۲۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴-ایضاً ۱/ ۵۱۱ ۵- ایضاً ۱/ ۳۲۰ ۶۔ ایضاً ۱/ ۲۰۱

۷-نصیر احمد ناصر: تاریخ جمالیات (فیروز سنز ، لاہور، ۱۹۹۵ء) ۴۳۲/۲ ، حسن تفسیر ۱/ ۲۱۷،۱/ ۲۶۳،۲/ ۱۱۵،۳/ ۳۳۵

۸۔ حسن تفسیر، ۱/ ۲۹ ۹۔ایضاً۔ ۱/ ۳۰

۱۰۔ تاریخ جمالیات، ۲/ ۴۳۲، حسن تفسیر، ۱/ ۲۱۷،۱/ ۲۶۳،۲/ ۱۱۵،۳/ ۳۳۵

۱۱۔ حسن تفسیر، ۱/ ۶۸۵، ۱/ ۱۹۶ ۱۲۔ حسن تفسیر، ۱/ ۳۹۰، ۲/ ۳۳۷، ۲/ ۳۳۹، ۲/ ۴۶۷

۱۳۔ حسن تفسیر ۱/ ۱۹ ۱۴۔ حسن تفسیر، ۱/ ۱۶۴ ۱۴-

15.Webster Dictionary p 1115

16. Alan Singer, Allen Dunn: Literary Aesthetics,a reader, Oxford ,Blackwel, Publishers, Ltd, 2000, p. 154

۱۷اجامع انسا ر کلوپیڈیا(شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۸۷ء) ص: ۱۱۸

۱۸- ایضاً، ص۱۱۹ ۱۹-حسن تفسیر ۱/ ۲۱

۲۰- حسن تفسیر ۱/ ۱۴۷ ۲۱-حسن تفسیر، ۱/ ۵۳ ۲۲- ایضاً ۱/ ۲۲۲

۲۳-تھانوی، اشرف علی: بیان القرآن (کراچی، ایچ۔ ایم۔ سعید اینڈ کمپنی، س۔ ن) ۱/ ۱

۲۴-لاہوری، احمد علی: ترجمہ قرآن عزیز (لاہور) ص ۲

۲۵-تفسیر عثمانی (دارالتصنیف، کراچی، ۱۹۷۵) ص ۲

۲۶-مودودی، ابوالاعلی: تفہیم القرآن، ۱/ ۴۳ ۲۷۔ عثمانی: تفسیر عثمانی، ص ۲۷

۲۸-اصلاحی، امین احسن: تدبر قرآن (فاران پبلشرز، لاہور، ۱۹۸۷) ۱/ ۵۶

۲۹-: تفہیم القرآن ۱/ ۲۹

۳۰- شفیع، مفتی محمد: معارف القرآن (ادارۃ المعارف، کراچی) ۲۰۰۱ء، ۱/ ۸۱

۳۱۔ حسن تفسیر، ۱/ ۳۶۵ ۳۲- البقرۃ ۲: ۶۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۳- تفہیم القرآن، ۸۳/۱　　　　۳۴- تفسیر عثمانی، ص ۱۳

۳۵- حسن تفسیر ۱۰۶/۳　　　　۳۶- سیرت النبی: سید سلیمان ندوی، ۴/ ۳۲۸

۳۷۔ ق ۵۰: ۱۹　　　　۳۸۔ تفسیر ابن جریر ۲۶/ ۱۰۰

۳۹۔ تفسیر ابن کثیر ۷/ ۳۷۷　　　　۴۰۔ یٰس ۳۶: ۵۹۔۵۳

۴۱۔ المستدرک علی الصحیحین: ابو عبداللہ الحاکم النیسابوری (بیروت، دار الکتب العربی، س۔ن) ۳۷/۱

۴۲۔ ایضاً، ۱/ ۳۸

۴۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب عرض المقعد علی المیت، ۱۱۵/۴

۔ سنن ابو داؤد کتاب السنۃ، باب فی المسألۃ فی القبر وعذاب القبر، ۱۱۵/۵

۴۵۔ ایضاً، ۵/ ۱۱۵　　　　۴۶۔ روح المعانی: ابوالفضیل سید محمود الالوسی البغدادی، ۲/ ۲۰۱

۴۷۔ ابو عبداللہ بن قیم: کتاب الروح (بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۸۲ء) ص ۷۷

۴۸۔ عسقلانی: فتح الباری، ۳/ ۲۳۵

۴۹۔ احمد بن حنبل: کتاب الصلوٰۃ (الریاض، مطبعۃ الریاض الحدیثیۃ، ۱۹۷۴ء) ص ۴۵

۵۰۔ المستدرک، ۱/ ۳۸

۵۱۔ ابن ماجہ: سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب ذکر القبر، ص ۶۲۲

۵۲۔ علی بن سلطان محمد القاری: مرقاۃ المفاتیح (پشاور، مکتبۃ حقانیۃ، س۔ن) ۳۶۱/۱ بعد

۵۳۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر القبر، ص ۶۲۱

۵۴۔ سنن النسائی، کتاب الجنائز، باب مایلقی بہ المومن۔۔۔، ۳۰۶/۴

۵۵۔ شعب الایمان: ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی (بیروت، دار الکتب العربیۃ، ۱۹۹۰ء) ۲۴۸/۳

۵۶۔ روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۶　　　　۵۷۔ فتح الباری ج ۴ ص ۳۶

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.